45528-لڑکیوں کا ختنہ کرنے کے طبی فائدے

سوال

میری گزارش ہے کہ لڑکیوں کے ختنہ کرنے کے طبی فائدہ بیان کریں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے جبیسے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے تو ان کے لیے دینی و دنیاوی امور میں سے جو ان کے لیے بہتر ہے اور جس میں ان کی اصلاح ہے وہ بھی اپنے ذمہ لے رکھے ہیں، اسی لیے اللہ تعالی نے رسول مبعوث کیے اور کتابیں نازل فرمائیں تاکہ انسانوں کو خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کی جائے، اور انہیں خیر و بھلائی کرنے پر ابھارا جائے، اور انہیں شر و برائی کا بھی علم ہو تاکہ وہ اس سے اجتناب کر سکیں.

اور بعض اوقات ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شریعت مطہرہ انہیں کسی چیز کا حکم دے، یا پھر کسی کام سے اجتناب کرنے کا کہے، لیکن لوگوں کے لیے یا پھر اکثر افراد کے لیے اس حکم اور ممانعت کی حکمت ظاہر نہ ہو تو اس وقت ہمیں اللہ تعالی کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کرینگے، اور جس چیز سے اجتناب کرنے کا کہا گیا ہے اس سے رک جائینگے، اور ہمیں یہ یقین رکھنا ہوگا کہ اللہ تعالی کی شریعت میں ہی ہر قسم کی خیر ہے، چاہے اس کی حکمت ہمارے لیے ظاہر نہ بھی ہو.

ختنہ کرنا فطرتی سنت میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں بھی ہے :

"پانچ چیزیں فطرتی ہیں، یا پانچ اشیاء فطرت میں شامل ہیں : ختنہ کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، اور ناخن تراشنا، اور مونچھیں کاٹنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر(5550) صحیح مسلم حدیث نمبر(257)

بلاشک وشبہ فطرتی سنتوں میں شامل سب امور ایسے ہیں جن کی مشروعیت کی بعض حکمتیں ظاہر ہو چکی ہیں، اور ختنہ بھی انہیں امور میں شامل ہے اس کے کچھ اہم فوائد ظاہر ہو چکے ہیں جو قابل انتباہ ہیں اور ان سے شریعت کی حکمت بھی معلوم ہوتی ہے.

سوال نمبر(9412) کے جواب میں ہم ختنہ اور اس کی کیفیت اور ختنہ کے احکام کے متعلق بیان کر چکے ہیں، اور سوال نمبر(7073) کے جواب میں ختنہ کرنے کے شرعی اور طبی فوائد بیان ہوئے ہیں آپ ان دونوں سوالات کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

مرد اور عورت دونوں کے حق میں ختنہ کرنا مشروع ہے، اور صحیح یہی ہے کہ مرد کا ختنہ کرنا واجب اور دین اسلام کے شعار میں شامل ہوتا ہے، اور عورتوں کا ختنہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں.

سنت نبویہ میں ایسے دلائل ملتے ہیں جو عورتوں کے ختنہ پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مدینہ میں ایک عورت ختنہ کیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"تم بالکل ہی جڑ سے نہ کاٹنا، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ مفید اور خاوند کو زیادہ پسندیدہ ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (5271) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور پھر عورتوں کے لیے ختنہ کی مشروعیت کوئی بیکار اور عبث کام نہیں ، بلکہ اس کی کئی ایک حکمتیں اور بہت عظیم فوائد ہیں .

ڈاکٹر حامد غزالی ان میں سے بعض فوائد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

. . . . "ان چمڑے کی پتلی دو جھلیوں میں کئی قسم کی گندگی اکٹھی ہو کر جم جاتی ہے اور اس سے کریہہ اور گندی قسم کی بدبو آنے لگتی ہے اور بعض اوقات تو یہ رحم یا پیشاب کی نالی میں جلن کا باعث بنتی ہے ، میں نے بہت سے مرضی حالات دیکھے ہیں جن کا سبب ختنہ نہ کروانا ہے .

بعض اوقات ختنہ والی جگہ (کلغی) بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جس کی لمبائی تقریبا تین سینٹی میٹر تک جا پہنچتی ہے ، جو کہ خاوند کے لیے جماع کرتے وقت بہت تشویش پیدا کرتی ہے ، اس لیے عورت کا ختنہ کرنے سے اس کی حساسیت بہت تک کم ہو جاتی ہے .

ختنہ کرنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ : ختنہ کرنے سے ختنہ کے بڑھاؤ کو روکا جا سکتا ہے ، جو کہ عورت کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے ، اور بعض اوقات تو وہاں درد بھی ہوتی رہتی ہے .

عورت کا ختنہ کرنے سے عورت کو نسائی مرض لگنے کا خطرہ کم ہوتا ہے .

ختنہ کرنے سے عورت کو شدید قسم کی شہوت میں کمی کرتا ہے جو کہ ختنہ والی جگہ میں ہیجان پیدا ہونے کی شکل میں پیدا ہوتا ہے ، اور حرکت کرنے سے ہی ہیجان کی شکل پیدا ہو جاتی ہے ، جس کا علاج بہت مشکل ہے .

بعض لوگ کہتے ہیں کہ : عورتوں کا ختنہ کرنا عورت سے جنسی میلان ختم اور اسے ٹھنڈا کرنے کا باعث بنتا ہے ؟

اس کے رد میں ڈاکٹر الغوابی کہتے ہیں :

" جنسی میلان اور خواہش کا ٹھنڈا پڑنے کے بہت سے اسباب ہیں ، اور یہ دعوی ختنہ اور غیر ختنہ والی عورتوں کے مابین کسی صحیح سرچ پر مشتمل نہیں ہے ، الا یہ کہ ختنہ فرعونی طریقہ سے کیا جائے یعنی اسے جڑ سے ہی کاٹ دیا جائے تو ایسا کرنے سے حقیقتا جنسی خواہش ٹھنڈی پڑ جاتی ہے .

لیکن یہ کام اس ختنہ کے بالکل الٹ اور مخالف ہے جس کا نبی رحمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا :

" تم اسے بالکل ہی ختم نہ کر دینا " یعنی اسے جڑ سے ہی مت کاٹ دو ، اکیلی یہی نشانی خود ہی بول رہی ہے کہ ایسا نہیں ، چنانچہ طب نے اس حساس عضو (کلغی) سے بارہ میں طب نے کچھ بھی ظاہر نہیں کیا ، اور نہ ہی اس میں پائے جانے والے اعصاب کے متعلق شرح واضح ہوئی ہے .

ماخوذ از : میگزین : لواء الاسلام عدد نمبر (7) اور (10) مضمون بعنوان (لڑکیوں کا ختنہ) .

لیڈی ڈاکٹر ست البنات خالد اپنے مضمون " ختان البنات رؤیۃ صحیحۃ " لڑکیوں کا ختنہ ایک حقیقت میں کہتی ہے :

ہمارے عالم اسلامی میں ہم عورتوں کا ختنہ کرنا ہر چیز سے قبل تو شریعت مطہرہ کے سامنے سر خم تسلیم کرنا اور اس پر عمل ہے ، کیونکہ اس میں ہی فطرت اور سنت نبویہ پر عمل پیرا ہونا ہے جس نے ایسا کرنے کی ترغیب دی اور ابھارا ہے .

اور ہم سب اپنی شریعت حنیفہ کی دور بینی کو جانتے ہیں، اور جو کام بھی ضروری ہے اس میں ہر ناحیہ اور اعتبار سے خیر و بھلائی ہی ہے،۔جس میں صحت کے اعتبار سے بھی فائدہ ہے، چاہے اس کا فائدہ فی الحال نظر نہیں آتا لیکن آئندہ مستقبل اور آنے والے ایام میں اس کے فوائد ضرور ظاہر ہونگے، جیسا کہ مردوں کے ختنہ کرنے کے متعلق کئی ایک فوائد ظاہر ہو چکے ہیں، اور دنیا کو اس کے فوائد کا علم ہو چکا ہے،۔جس کی بنا پر مردوں کا ختنہ کرنا ساری دنیا اور ساری امتوں میں منتشر اور پھیل چکا ہے حالانکہ بعض گروپ اس کی مخالفت بھی کرتے ہیں، لیکن پھر بھی ان کے ہاں ختنہ کیا جاتا ہے۔

پھر ڈاکٹر صاحبہ عورتوں کے ختنہ کرنے کے کچھ صحت کے فائدے بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں :

عورتوں میں اس کی بنا پر شہوت کی شدت اور اس میں زیادتی ختم ہو جاتی ہے۔

قلفہ (کلغی) کے نیچے مختلف قسم کا گندہ مادہ جمع ہونے کی بنا پر پیدا ہونے والی کریہہ اور گندی قسم کی بدبو کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

پیشاب کی نالیوں میں جلن بہت حد تک کمی واقع ہو جاتی ہے۔

تناسلی نالیوں میں جلن کی کافی حد تک کمی ہو جاتی ہے۔

ماخوذ از : کتاب الختان تالیف ڈاکٹر محمد علی البار۔

اور کتاب " عورتوں اور بچوں پر اثر انداز ہونے والی عادات " جسے عالمی صحت کمیٹی نے (1979) میں جاری کیا تھا میں درج ذیل بیان ہے :

" عورتوں کی زندگی میں اصل آسودگی اور فراخی تو قلفہ (کلغی) کے کاٹنے سے ہوتی ہے، اور یہ مردوں کے ختنہ کرنے کے مشابہ ہے . . . . یہ ایسی قسم ہے جس کے صحت پر کوئی مضر اثرات بیان نہیں کیے جاتے "

واللہ اعلم۔